

## 176011 - کلیسا میں منعقد ہونے والی کرسمس تقاریب کی تشہیر کچھ مسلمانوں کی طرف سے کرنے کا کیا حکم ہے؟

### سوال

سوال: یہاں ہمارے علاقے کی مسجد کے کچھ لوگ تشہیری مہم جوئی میں حصہ ڈال رہے ہیں کہ فلاں کلیسا میں کرسمس تقریبات کے دوران کچھ سرگرمیاں منعقد ہونگی، اور کلیسا کی طرف تمام زائرین کو رہائش اور کھانا مفت تقسیم کیا جائے گا۔۔۔ الخ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس تشہیری مہم میں حصہ لینے والے بھائی یہ جانتے ہیں کہ اس طرح کلیسا کی تشہیر ہو رہی ہے، لیکن ان کا کہنا ہے کہ "اس میں کیا عیب ہے؟" کیا ان کی یہ بات بتدریج کفر کا موجب نہیں ہے؟

کیونکہ ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے مسلمان اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ کلیسا میں کفر اور شرک کی تعلیمات دی جاتی ہیں، اور یہ بات ہم مسلمانوں کے عقیدے اور منہج سے بالکل متصادم ہے، تو کیا انہیں کافر قرار دینے کیلئے تشہیری مہم میں حصہ لینے والے لوگوں پر اتمام حجت لازمی ہے؟ ویسے یہ معاملہ بہت مشہور و معروف ہے تو کیا پھر بھی اس کیلئے اتمام حجت کی ضرورت ہوگی؟ اور ان لوگوں کا حکم کیا ہوگا جو تشہیری مہم میں حصہ لینے والوں کا دفاع کر رہے ہیں؟ کیا ان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ان کا دفاع کر کے کفر کا ارتکاب کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہم نے پہلے سوال نمبر: (160470) میں ذکر کیا ہے کہ کسی بھی عیسائی کو کلیسا تک پہنچانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس طرح گناہ کے کام پر تعاون لازم آئے گا، بلکہ گناہ عظیم لازم ہوگا؛ اس لیے کہ وہاں پر اللہ کی اولاد کا دعویٰ کر کے صریح شرک کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

چنانچہ اس مسئلے میں اور کسی عیسائی کو ان کی کسی بھی مذہبی تقریب کے موقع پر کلیسا کا راستہ بتانے اور تشہیر میں کوئی فرق نہیں ہے، بلکہ اس کام میں گناہ زیادہ ہوگا؛ کیونکہ اس کام کی وجہ سے ان کی مذہبی اور باطل تقریبات منعقد کرنے کیلئے اعانت بھی لازم آئے گی، اس طرح ان لوگوں کو دہرا گناہ ملے گا، ایک تو کلیسا جانے کا، اور دوسرا عیسائیوں کے مذہبی تہوار میں شرکت کرنے کا۔

ہم نے پہلے سوال نمبر: (69558) اور (50074) کے جوابات میں متعدد اہل علم سے یہ نقل کیا ہے کہ عیسائیوں کی

مذہبی تقریبات منانے کیلئے ان کا تعاون کرنا حرام ہے، اور یہ بات بالکل عیاں ہے کہ کرسمس تقریبات کے ضمن میں منعقد کی جانے والی سرگرمیاں کرسمس تہوار کے لوازمات میں سے ہیں

اس لیے عیسائیوں کی مذہبی تقریبات کی تشہیری مہم میں حصہ لینے والے، اور لوگوں کو ان تقریبات کے مقامات کی طرف رہنمائی کرنے والے خطرناک جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں، اور اپنے اس اقدام سے سنگین گناہ میں ملوث ہو رہے ہیں۔

دائمى فتوى كميته كے علمائے كرام كا كهنا ہے كه:

"كفار كے تہواروں ميں ان كيساتھ كسى بهى قسم كا تعاون كرنا تمام مسلمانوں كيلئے حرام ہے، اس ميں اشتہارات، اور اعلانات، كسى بهى ذريعے سے ان تہواروں ميں شركت كى دعوت دينا بهى شامل ہے، چاہے يہ دعوت دينے كيلئے كوئى بهى راستہ اپنايا جائے"

شيخ عبد العزيز آل شيخ، شيخ عبد الله غديان، شيخ صالح فوزان، شيخ بكر ابو زيد

ماخوذ از: " فتاوى اللجنة الدائمة " ( 26 / 409 )

يہاں سوال يہ ہے كه كيا عيسائيوں كے ہاں كرسمس تہوار كا مطلب عيسى عليه السلام كى انساني ولادت كا جشن ہے؟!

اس كا جواب : نہيں ميں ہوكا، كيونكه عيسائيوں كے ہاں كرسمس تہوار كا مطلب - نعوذ باللہ - خدا يا خدا كے بيٹے كى ولادت كا تہوار ہے، تو اس صورت ميں كوئى مسلمان ان كى كرسمس تقریبات ميں يہ گمان كرتے ہوئے شركت كر سكتا ہے كه يہ نبى كى ولادت كا جشن ہے؟ حالانكه جشن منانے والوں كا نظريہ ہے كه يہ جشن خدا يا خدا كے بيٹے كى ولادت كا ہے!!

مذكوره تمام باتوں كے با وجود ان كے اس اقدام كا يہ مطلب ہر گز نہيں ہے كه وہ ملت اسلاميه سے ہى خارج ہيں، كيونكه يہ اقدامات كرنے والا شخص عيسائيوں كے اس عمل كو درست نہيں سمجھتا، اس ليے ہم يہ سمجھتے ہيں كه ايسا شخص اپنے ان اقدامات كى وجہ سے كفر اكبر كا مرتكب نہيں ٹھہرتا، لہذا ہم يہي كہيں گے كه آپ انہيں سمجھائیں، اور ان اقدامات سے باز آنے كيلئے نصيحت كرتے رہيں۔

اور آپكو اس معاملے ميں پڑنے كى ضرورت نہيں ہے كه يہ عمل كفريہ ہے يا نہيں، يہاں ضرورت اس امر كى ہے كه آپ انہيں يہ بتلائیں كه ان كا عمل حرام ہے، اور كوشش كرتے رہيں اميد ہے كه وہ ان كاموں سے باز آجائیں گے۔

والله اعلم.